بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

إن الفضل بيد الله يؤتيه من يشاء عسى أن يبعثك ربك مقاماً محموداً

فون نمبر ۲۹ — رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۷۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم یکشنبہ — ایڈیٹر: روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۵/۲۰ | ۵ احسان ۱۳۴۵ ہش ۱۴ صفر ۱۳۸۶ھ ۵ جون ۱۹۶۶ء | نمبر ۱۲۹

اخبار احمدیہ

—○ ربوہ ۴ جون۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ۔

—○ ربوہ ۴ جون۔ کل حضور نے یہاں نماز جمعہ پڑھائی۔ نماز سے قبل حضور نے ایک پُر معارف خطبہ ارشاد فرمایا۔ جس میں حضور نے احباب جماعت کو اس امر کی طرف توجہ دلائی کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کا مقصد اسلام کو ساری دنیا میں غالب کرنا ہے، اور یہ کہ یہ دائمی غلبہ محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے دعاؤں کے ذریعہ اسی طرح ظاہر ہونا مقدر ہے جس طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نیم شبی دعاؤں کے ذریعہ اوائل میں اسلام دنیا میں غالب آیا تھا حضور نے احباب کو خصوصیت سے دعائیں کرنے اور ان دعاؤں میں دوام اختیار کرنے کی تلقین فرمائی۔

—○ ربوہ — آج مورخہ ۴ جون بعد ہفتہ بوقت ۹ بجے شب خدام الاحمدیہ کے ہال میں مکرم نسیم سیفی صاحب ”کسر صلیب کے ضمن میں ہماری ذمہ داریاں“ کے موضوع پر تقریر فرمائیں گے۔ احباب کو بکثرت شمولیت کی دعوت دی جاتی ہے۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

—○ احمدیہ ہوسٹل لاہور مورخہ ۱۵ مئی سے C ۱۰۸ ماڈل ٹاؤن کوٹھی حضرت نواب محمد عبد اللہ خان صاحب میں منتقل ہو گیا ہے۔ نئی عمارت میں کم و بیش ۵۰ طلباء کی رہائش کی گنجائش ہے۔ اخراجات ہوسٹل دوسرے ہوسٹلوں کے مقابلہ میں بہت کم ہیں۔ نماز باجماعت اور درس القرآن کا انتظام ہے ہوسٹل سے نیو کیمپس پیدل جانے والوں کے لئے ۱۵ منٹ کا راستہ ہے۔ ایف سی کالج اور پرانی یونیورسٹی کے لئے بھی براہ راست بسوں کا انتظام ہے۔ جو احمدی طلباء یونیورسٹی اور لاہور کے دوسرے کالجوں میں زیر تعلیم ہیں انہیں باہر کے مسموم ماحول سے بچنے کے لئے ہوسٹل کی دینی فضا اور دیگر مراعات سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

رحمت خاں سپرنٹنڈنٹ احمدیہ ہوسٹل
C ۱۰۸ ماڈل ٹاؤن لاہور

—○ حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے:۔

”فوری ضرورتوں پر کام آنے والے روپے کے سوا تمام روپیہ جو بینکوں میں دوستوں کا جمع ہے وہ بطور امانت خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں داخل ہونا چاہیئے۔“

(افسر خزانہ صدر انجمن احمدیہ)

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خدا نے ابدی زندگی کا چشمہ جاری کیا ہے جو اس چشمہ سے پئے گا کبھی ہلاک نہ ہو گا

اس سے سیراب ہونے کیلئے ضروری ہے کہ حقوق اللہ اور حقوق العباد دونوں کو پورے طور پر ادا کرو

”میں سچ کہتا ہوں کہ یہ ایک تقریب ہے جو اللہ تعالیٰ نے سعادت مندوں کے لئے پیدا کر دی ہے مبارک وہی ہیں جو اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ تم لوگ جنہوں نے میرے ساتھ تعلق پیدا کیا ہے اس بات پر ہرگز ہرگز مغرور نہ ہو جاؤ کہ جو کچھ تم نے پانا تھا پا چکے۔ یہ سچ ہے کہ تم ان منکروں کی نسبت قریب تر بسعادت ہو جنہوں نے اپنے شدید انکار اور توہین سے خدا کو ناراض کیا۔ اور یہ بھی سچ ہے کہ تم نے حسن ظن سے کام لے کر خدا کے غضب سے اپنے آپ کو بچانے کی فکر کی۔ لیکن سچی بات یہی ہے کہ تم اس چشمہ کے قریب آ پہنچے ہو جو اس وقت خدا تعالیٰ نے ابدی زندگی کے لئے پیدا کیا ہے۔ ہاں پانی پینا ابھی باقی ہے۔ پس خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے توفیق چاہو کہ وہ تمہیں سیراب کرے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کے بدوں کچھ بھی نہیں ہو سکتا۔ یہ میں یقیناً جانتا ہوں کہ جو اس چشمہ سے پئے گا وہ ہلاک نہ ہو گا۔

کیونکہ یہ پانی زندگی بخشتا ہے اور ہلاکت سے بچاتا ہے اور شیطان کے حملوں سے محفوظ کرتا ہے۔ اس چشمہ سے سیراب ہونے کا کیا طریق ہے۔ یہی کہ خدا تعالیٰ نے جو دو حق تم پر قائم کئے ہیں ان کو بحال کرو اور پورے طور پر ادا کرو۔ ان میں سے ایک خدا کا حق ہے دوسرا مخلوق کا۔

اپنے خدا کو وحدہ لاشریک سمجھو جیسا کہ اس شہادت کے ذریعہ تم اقرار کرتے ہو اشہد ان لا الٰہ الا اللہ یعنی میں شہادت دیتا ہوں کہ کوئی محبوب مطلوب اور مطاع اللہ کے سوا نہیں ہے۔ یہ ایک ایسا پیارا جملہ ہے کہ اگر یہ یہودیوں، عیسائیوں یا دوسرے مشرک بت پرستوں کو سکھایا جاتا اور وہ اس کو سمجھ لیتے تو ہرگز ہرگز تباہ اور ہلاک نہ ہوتے۔ اسی ایک کلمہ کے نہ ہونے کی وجہ سے ان پر تباہی اور مصیبت آئی اور ان کی روح مجذوم ہو کر ہلاک ہو گئی۔“

(الحکم ۱۷ مئی ۱۹۰۲ء)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۵ جون ۱۹۶۶ء

آؤ لوگو کہ یہیں نورِ خدا پاؤ گے

(۲)

اب دوسری مثال لیجئے۔ الفضل میں ایک نظم شائع ہوئی ہے جس میں حسب ذیل مطلع ہے ؎

عرش پر نور سے لکھا گیا نام محمود
میرے محمود نے پایا ہے مقامِ محمود

اس پر ہفت روزہ "المنبر" لائل پور یوں اشتعال انگیزی کرتا ہے۔

"یہ شعر الفضل میں شائع ہوا ہے اور کوئی وجہ نہیں ہے کہ پریس برانچ والوں کی نظر سے گزرا نہ ہو۔

سوال یہ ہے کہ مرزا محمود کی شخصیت اور ان کے اعمال و اخلاق اگر عدالتوں تک میں زیر بحث نہ بھی آ چکے ہوتے تب بھی ایک انتہائی متنازعہ فیہ شخصیت کے بارے میں یہ کہنا کہ اس کا نام نور سے عرش پر لکھا گیا ہے۔ کیا اس میں مسلمانوں کی دل آزاری کا کوئی سامان تو موجود نہیں ہے؟

اور اس سے آگے بڑھ کر ایک جانب تو خاتم النبیین سرورِ رسل محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی امت چودہ سو سال سے ہر اذان کے بعد حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ دعا کرتی ہے وابعثہ مقاماً محموداً۔ اے رب العزت! حضور کو مقامِ محمود پر کھڑا ہونے کا موقعہ عطا فرمائیو

— اور دوسری جانب قادیانی چپکے سے یہ کہہ دیں کہ مرزا محمود نے مقام محمود پا لیا ہے — کیا اس سے سید الاولین والآخرین صلے اللہ علیہ وسلم کی شان رفیع پر کوئی زد تو نہیں پڑتی اور پریس برانچ کے اصول و ضوابط کی رو سے ایسا کرنے سے پریس آرڈیننس کی کسی دفعہ یا اخبارات کے لئے مجوزہ "ضابطہ اخلاق کی کسی شق کی خلاف ورزی تو نہیں ہوتی؟" (المنبر لائل پور ۲ صفر ۱۳۸۶ھ)

اس چھوٹے سے "اشتعالیہ" میں کئی بار محکمہ پریس برانچ کا واسطہ دیا گیا ہے۔ مگر یہ تو برائے وزن بیت ہے۔ اصل غرض بھولے بھالے عوام کو جماعت احمدیہ کے خلاف اشتعال انگیزی کرنا ہے۔ ورنہ ایسے معصوم شعر پر اس قسم کی تنقید کوئی انصاف پسند اور عالم فاضل جس نے قرآن کریم کا کبھی مطالعہ کیا ہو کبھی نہیں کر سکتا۔ اس لئے ہم یہاں صرف قرآن کریم کی متعلقہ آیات نقل کر دیتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ نے سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو خطاب کر کے فرمایا ہے۔

اقم الصلوٰۃ لدلوک الشمس الیٰ غسق اللیل و قراٰن الفجر۔ ان قراٰن الفجر کان مشھوداً ۝ ومن اللیل فتھجد بہٖ نافلۃ لک۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً ۝ وقل رب ادخلنی مدخل صدق و اخرجنی مخرج صدقٍ و اجعل لی من لدنک سلطٰناً نصیراً ۝ وقل جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقاً ۝ وننزل من القراٰن ما ھو شفاءٌ و رحمۃ للمومنین ولا یزید الظٰلمین الا خساراً ۝ (بنی اسرائیل آیت ۷۹ تا ۸۳)

کیا المنبر کے عالم و فاضل مدیران آیات کو پڑھ کر بتائیں گے۔ کہ ان میں جو سیدنا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے خطاب کیا گیا ہے۔ اس خطاب میں عام مسلمان شامل ہیں یا نہیں اور اللہ تعالےٰ نے جو قرآن کریم کے متعلق یہ فرمایا ہے۔ کہ شفاءٌ و رحمۃ للمومنین یہ یونہی فرما دیا ہے۔ کیا اس کے کوئی معنے نہیں؟ صاف لفظوں میں کیا ایک مسلمان جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا تتبع کر کے تہجد گزار ہو مقام محمود حاصل کر سکتا ہے یا نہیں۔

اب غور فرمایئے کہ جو لوگ سیدنا حضرت محمود رضی اللہ عنہ کو ایسا انسان سمجھتے ہیں وہ کیوں نہیں کہہ سکتے کہ

عرش پر نور سے لکھا گیا نام محمود
میرے محمود نے پایا ہے مقامِ محمود

اگر "مقامِ محمود" سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے مختص ہے تو کہنا پڑے گا کہ تہجد بھی پھر آپ ہی کے لئے مختص ہے اور ہر شخص جو تہجد پڑھتے ہیں نعوذ باللہ جھک مارتے ہیں۔ اور ان آیات میں جو دوسرے احکام مثلاً نماز کے لئے اور مدخل صدق و مخرج صدق وغیرہ کے متعلق ہیں وہ بھی سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مختص ہیں مسلمانوں کے لئے اس میں کوئی خوشخبری نہیں (نعوذ باللہ) اگر نعوذ باللہ یہی بات ہے تو قرآن کریم شفاءٌ و رحمۃ للمومنین کہنا کس طرح صحیح ہو سکتا ہے۔ اللہ تعالےٰ کیا خوب فرماتا ہے۔

واذا انعمنا علی الانسان اعرض ونا بجانبہٖ ۚ واذا مسہ الشر کان یؤساً ۝ قل کل یعمل علیٰ شاکلتہٖ فربکم اعلم بمن ھو اھدیٰ سبیلاً ۝

(بنی اسرائیل آیت ۸۴-۸۵)

چونکہ یہ لوگ اللہ تعالےٰ کی رحمت سے مایوس ہو چکے ہیں۔ اس لئے انہیں اس زمانہ میں کسی کا نام عرش پر نور سے لکھا جانا اور مقامِ محمود حاصل کرنا تعجب خیز نظر آتا ہے۔ یاد رہے کہ جماعت احمدیہ پُرامید ہے اس لئے وہ ایمان رکھتے ہیں کہ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے اسوۂ حسنہ سے اپنے سچے متبعین کے لئے اللہ تعالےٰ کی رحمت کے دروازے قیامت تک کے لئے کھول دیئے ہیں بند نہیں کئے۔

یہ میرے خواجہ کی سلطنت ہے، یہاں تو دل ہی کی سروری ہے

ستمگری کا کمال! ان کی ستم گری میں بھی دلبری ہے
ستم ظریفی کی حد! ہماری وفا بھی احساسِ کمتری ہے
جو حسن پر ہے غرور ان کو تو سب کے نزدیک حق بجانب
کیا جو اظہارِ شوق ہم نے تو سب کے نزدیک خودسری ہے
جھلک رہی ہے ذرا سی سرخی جو قطرۂ اشک میں پلک پر
یہ اپنے دل کی ہے لاش ڈوبی ہوئی سمندر میں جو تری ہے
تڑپتے دیکھے ہیں خاک پر ہم نے لاکھوں دارا کروڑوں پورس
تری غلامی کے سامنے سرنگوں شکوہِ سکندری ہے
مری جبینِ نیاز میں بھر دیا ہے ایسا اثر کسی نے
حرم نمودار ہو گیا ہے صنمکدے میں اگر دھری ہے
ملیں گے اک روز پھر بھی ہم تم کہ پھر کبھی ہم جدا نہ ہوں گے
یہ زندگی تو ہے چند لمحے یہاں ملاقات سرسری ہے
حسد سے تنویر جل رہے ہیں زر و جواہر سجانے والے
یہ میرے خواجہ کی سلطنت ہے یہاں تو دل ہی کی سروری ہے

منیب

قرآن مجید میں وفاتِ مسیح ناصری کا واضح اعلان

(مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد)

مؤرخہ ۱۳ رمئی ۶۶ء کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ کی زیر صدارت مسجد مبارک ربوہ میں جو علمی مجلس منعقد ہوئی اس میں یہ مقالہ پڑھا گیا تھا:۔

والّذین یدعون من
دون اللہ لا یخلقون
شیئًا وھم یخلقون
امواتٌ غیر احیاء وما
یشعرون ایان یبعثون
(النحل ع ۲)

زمانہ نزولِ قرآن کی مستند تاریخ (جس کا ماخذ اور سرچشمہ خود قرآن مجید ہے) ہماری راہ نمائی کرتی ہے کہ ہمارے آقا و مولا حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے وقت نصاریٰ، یہود، اور عرب کے بعض فرقے مختلف انسانوں کو خدائے واحد کے سوا اپنا معبود و مسجود ٹھہراتے اور ان سے دعائیں مانگتے تھے۔

قرآن مجید ہمیں یہ بھی بتاتا ہے کہ ان مزعومہ "خداؤں" میں خدا تعالےٰ کے ایک جلیل القدر پیغمبر حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کا نام سرِ فہرست ہے یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالےٰ نے عیسےٰ پرستی کو دنیا کا سب سے بڑا مذہبی فتنہ قرار دیا ہے۔

(سورہ مریم ع ۶)

عیسٰی پرستی کے علمبرداروں نے الوہیتِ مسیح کی عمارت تین ستونوں پر قائم کی تھی۔

اوّل اس مفروضہ پر کہ حضرت مسیح خالق ہیں۔

دوم یہ کہ آپ خارق عادت رنگ میں آسمان پر زندہ موجود ہیں۔

سوم یہ کہ آپ عالم الغیب ہیں۔

قرآن مجید کا یہ اعجاز ہے کہ اس نے سورۂ نحل کی اس معرکۃ الآراء آیت میں جو میں نے ابھی تلاوت کی ہے (دوسرے معبودانِ باطلہ کے علاوہ) حضرت مسیحؑ کی فرضی خدائی کی ان تینوں بنیادوں کو چند لفظوں میں پیوندِ خاک کر دیا ہے۔ چنانچہ اس آیت میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:۔

والّذین یدعون من
دون اللہ لا یخلقون
شیئًا وھم یخلقون
امواتٌ غیر احیاء وما
یشعرون ایان یبعثون
(النحل)

یعنی وہ لوگ اللہ تعالےٰ کے سوا جن معبودانِ باطلہ کو پکارتے ہیں وہ کچھ بھی پیدا نہیں کر سکتے وہ خود پیدا شدہ ہیں اور اس سے بڑھ کر یہ کہ وہ سب مُردے ہیں نہ کہ زندہ۔ حتیٰ کہ وہ یہ بھی نہیں جانتے کہ وہ کب اٹھائے جائیں گے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس آیت پر روشنی ڈالتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"اس مقام پر غور سے دیکھنا چاہیئے کہ یہ آیتیں کس قدر صراحت سے حضرت مسیحؑ اور اُن تمام انسانوں کی وفات کو ظاہر کر رہی ہیں جن کو یہود اور نصاریٰ اور بعض فرقے عرب کے اپنے معبود ٹھہراتے تھے اور ان سے دعائیں مانگتے تھے۔ یاد رکھو کہ یہ خدا کا بیان ہے اور خدا تعالےٰ اس بات سے پاک اور بلند تر ہے کہ خلافِ واقعہ باتیں کہے۔ پس جس حالت میں وہ صاف اور صریح لفظوں میں فرماتا ہے کہ جس قدر انسان مختلف فرقوں میں پوجا کئے جاتے ہیں اور خدا بنائے گئے ہیں وہ سب مر چکے ہیں ایک بھی اُن میں سے زندہ نہیں ہے تو پھر کس قدر سرکشی اور نافرمانی اور خدا کے حکم کی مخالفت ہے کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو زندہ سمجھا جائے۔ کیا حضرت عیسےٰ علیہ السلام ان لوگوں میں سے نہیں ہیں جن کو خدا بنایا گیا ہے یا جن کو اپنی مشکلکشائی کے لئے پکارا جاتا ہے؟ بلکہ وہ ان سب لوگوں میں سے اوّل نمبر پر ہیں کیونکہ جس اصرار اور غلو کے ساتھ حضرت عیسیٰؑ کے خدا بنانے کے لئے چالیس کروڑ انسان کوشش کر رہا ہے اسکی نظیر کسی اور فرقہ میں ہرگز نہیں پائی جاتی!"

(ضمیمہ "براہینِ احمدیہ" حصہ پنجم صـ ۲۲)

حضور علیہ السلام نے اس مقام کے علاوہ "ازالہ اوہام" "اعجاز المسیح" اور اپنی دوسری کتابوں میں بھی یہ استدلال پیش فرمایا ہے چنانچہ اسی سلسلہ میں "تحفہ گولڑویہ" میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"پھر ایک اور آیت ہے جو بڑی صراحت سے حضرت عیسےٰؑ کی موت پر دلالت کر رہی ہے اور وہ یہ ہے امواتٌ غیر احیاء یعنی جس قدر باطل معبودوں کی لوگ زمانہ حال میں پرستش کر رہے ہیں وہ سب مر چکے ہیں۔ اب بتلاؤ کیا اب بھی کچھ خدا کا خوف پیدا ہوا یا نہیں یا نعوذ باللہ خدا نے غلطی کی جو سب باطل معبودوں کو مُردہ قرار دیا۔"

(تحفہ گولڑویہ صـ ۵)

یاد رہے یہ وہی "تحفہ گولڑویہ" ہے جس سے متاثر ہو کر جماعتِ احمدیہ کے ایک سخت مخالف منشی رحیم بخش صاحب عرضی نویس نے نہ صرف حیاتِ مسیح کے عقیدہ سے توبہ کر لی بلکہ حضرت ڈاکٹر سید عبد الستار شاہ صاحبؓ آف رعیہ ضلع امرتسر سے یہ دلچسپ مطالبہ بھی کیا کہ "حضرت مسیح کا جنازہ پڑھیں"۔ حضرت ڈاکٹر صاحبؓ نے جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں اس کا تذکرہ کیا تو حضور نے ارشاد فرمایا:۔

"جنازہ میّت کے لئے دعا ہی ہے کچھ حرج نہیں وہ پڑھ لیں۔"

(ملفوظات جلد چہارم صـ ۱۲۶)

افسوس وہ بات جو کہ عرضی نویس کی سمجھ میں آ گئی تھی۔ ہمارے بعض غیر از جماعت علماء آج تک اس کے سمجھنے سے گریز کر رہے ہیں۔ خدائے ذوالعرش کی آسمانی عدالت کا فیصلہ تو یہ ہے کہ حضرت مسیحؑ اور دوسرے تمام معبودانِ باطلہ "اموات" ہیں "احیاء" نہیں مگر یہ حضرات اس کے برعکس اس مسلک پر ڈٹے ہوئے ہیں کہ حضرت مسیح "احیاء" میں سے ہیں اموات میں سے نہیں۔ بالفاظِ دیگر قرآنِ مجید نے الوہیتِ مسیحؑ کے جس سب سے بڑے ستون کو گرایا تھا وہ اس کی تعمیر میں مصروف ہیں اور حضرت مسیحؑ کی خدائی کی بالواسطہ تائید فرما رہے ہیں:۔

؎ ہمہ عیسائیاں را از مقالِ خود مدد دادند
دلیری ہا پدید آمد پرستارانِ میّت را

اس ضمن میں سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی مشہور کتاب "ایام الصلح" (صـ ۱۴۲) میں علمائے وقت کو توجہ دلاتے ہوئے اُن سے ایک اہم سوال کیا ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں:۔

"دیکھو کہ عیسےٰ پرست دنیا میں چالیس کروڑ ہیں اور اس قدر جماعت انسان پرستوں کی کوئی اور نہیں ہے سو اگر قرآن نے ان کو اس آیت سے مستثنیٰ رکھا ہے تو نعوذ باللہ اس سے پایا جاتا ہے کہ منزلِ قرآن کے نزدیک وہ غیر اللہ نہیں ہے اور اگر مستثنیٰ نہیں ہے تو یہ تمہارے عقیدے کے مخالف ہے کیونکہ تمہارے نزدیک اموات میں داخل نہیں بلکہ آسمان پر بحیاتِ جسمانی زندہ موجود ہے اب بتلاؤ کہ اگر عیسائیوں کی طرف سے یہ سوال پیش ہو تو تمہارے پاس کیا جواب ہے؟"

("ایام الصلح" اردو صـ ۱۴۲ طبع اوّل)

اب بالآخر مجھے یہ عرض کرنا ہے کہ اسلام کے نسیج تصیب جرنیل کی یہ للکار سُنکر قائلینِ حیاتِ مسیحؑ نے (جو یوم وفات النبیؐ کو تو ہمیشہ دھڑلّے سے مناتے ہیں مگر حضرت مسیحؑ کی وفات کا تخیل بھی اُن کو سخت ناگوار ہوتا ہے) لاجواب ہو کر یہ عجیب و غریب "جواب" تیار کیا ہے کہ اس آیت میں تو سرے سے ذکر ہی بتوں کا ہے حالانکہ خود اس آیت کے لفظ لفظ سے اس خیال کا ابطال ہوتا ہے۔ چنانچہ

"یبعثون" کے لفظ سے ثابت ہے کہ یہاں ان معبودانِ باطلہ کا تذکرہ ہے جو شعور رکھتے تھے۔ اسی طرح "ایّان یبعثون" میں یہ حقیقت مضمر ہے کہ ایسے وجودوں کو حساب و کتاب کے لئے زندہ کرکے اٹھایا جائے گا۔ اب صاف بات ہے کہ بتوں میں نہ شعور ہوتا ہے نہ ہو سکتا ہے۔ اور نہ ان کے لئے حشر و نشر ہی مقدر ہے مگر ان واضح قرائن کے باوجود یہ حضرات اس آیت کو بلا تامّل بتوں پر چسپاں فرماتے جاتے ہیں ؎

پاپوش پہ لگائی کرن آفتاب کی
جو بات کی خدا کی قسم لاجواب کی

المختصر یہ آیت کریمہ نظریہ حیاتِ مسیح کے خلاف ایک زبردست قرآنی ہتھیار ہے جس کے ذریعہ سے دورِ حاضر کے براہیم نے عیسائیوں کے فرضی خدا کی زندگی کا بت اس شان سے توڑ کر رکھ دیا ہے کہ اب کسی ماں کے بیٹے کو جرأت نہیں کہ اسے قیامت تک جوڑ سکے!!!

پس آیئے حضور علیہ السلام کی زبان بن کر ہم سب دنیا کے مشرق و غرب میں باوازِ بلند یہ منادی کریں کہ ؎

ابنِ مریم مر گیا حق کی قسم
داخلِ جنّت ہوا وہ محترم
وہ نہیں باہر رہا اموات سے
ہو گیا ثابت یہ تیس آیات سے

واٰخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العٰلمین

سیکرٹریان تحریک جدید کا نیا دور

مجلس مشاورت ۶۶ء سے پہلے سیکرٹریان تحریک جدید مقامی جماعتوں کی مجالس عاملہ میں شامل نہیں کئے جاتے تھے اب مشاورت کی سفارش پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان کی رکنیت منظور فرماتے ہوئے دعا فرمائی ہے کہ

"اللہ تعالیٰ اس میں برکت ڈالے"

ہمارے قواعد کی اس ترمیم اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اس دعا کے نتیجہ میں گویا سیکرٹریان تحریک جدید ایک نئے دَور میں داخل ہوئے ہیں۔ اب دیکھنا یہ ہے ان میں سے کتنے اس نئے دَور میں کامیابی و کامرانی کا منہ دیکھنا چاہتے ہیں ۔ اس عظیم مقصد کے حصول کی خاطر ان کے لئے ضروری ہے کہ وہ دفتر ہذا سے رابطہ قائم رکھیں اور جس قسم کی ماہوار رپورٹ کا ان سے از سرِ نو مطالبہ کیا گیا ہے اس میں باقاعدگی اختیار کریں۔ اس طرح انشاء اللہ فتح و کامرانی ان کے قدم چومے گی۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

درخواستِ دعا

میری خالہ محترمہ اہلیہ چوہدری فضل احمد صاحب مینیجر کریم نگر فارم (ضلع تھرپارکر سندھ) ہائی بلڈ پریشر کی وجہ سے بیمار ہیں۔ دل کی تکلیف زیادہ ہے۔

احباب جماعت اور بزرگانِ سلسلہ کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ میری خالہ جان کو صحتِ کاملہ عطا کرے۔ آمین۔

(مبارکہ خانم بنت مولوی محمد عبد اللہ صاحب کریم نگر فارم سندھ)

دعائے نعم البدل

برادرم بشیر احمد صاحب اختر کنڈی ضلع جیکب آباد سندھ کی چھوٹی بچی عزیزہ نزہت بشیر مورخہ ۱۷ مئی ۶۶ء کو وفات پا گئی ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ والدین کو صبرِ جمیل عطا فرمائے اور نعم البدل سے نوازے۔

(خاکسار حمید الدین)

ہمیشہ یاد رکھئے

- احمدیت ایک روحانی جام ہے جو اللہ تعالیٰ نے موجودہ زمانہ کی پیاسی روحوں کی پیاس بجھانے کے لئے آسمان سے نازل کیا ہے۔
- الفضل کی توسیع اشاعت بھی اس روحانی جام کو لوگوں تک پہنچانے کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے ● اسے ہمیشہ یاد رکھئے۔ (مینیجر الفضل ربوہ)

"عیسائیت صرف سائنس ہی نہیں رواداری کی رُوح سے بھی بالکل خالی ہے"

مشہور عالم مؤرخ پروفیسر ٹائن بی کا مانٹریل یونیورسٹی میں لیکچر!

(از مکرم چوہدری عبد السلام صاحب اختر ایم۔ اے۔ گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ)

پروفیسر الفرڈ جے ٹائن بی جو اس وقت یورپ کے نامور مؤرخ اور نہایت اعلیٰ پایہ کے تاریخی محقق ہیں اپنی تاریخی تحقیق کی بدولت عالمگیر شہرت حاصل کر چکے ہیں۔ آپ کا ذکر اخبارات میں کثرت سے آتا رہتا ہے۔ ان کی ایک تصنیف جو اُن کے میک گل یونیورسٹی مانٹریل (Montreal) میں لیکچرز کا مجموعہ ہے آکسفورڈ یونیورسٹی پریس نے شائع کی ہے۔ کتاب کا نام The Present-Day Experiment in Western Civilization ہے۔ اس کتاب میں فاضل مصنف نے موجودہ تمدن و تہذیب میں عیسائیت کے اثرات کا جائزہ لیا ہے اور ثابت کیا ہے کہ موجودہ دَور میں خصوصاً نوجوان طبقے میں مذہب کی بے قدری کی وجوہات عیسائیت میں موجود ہیں۔

مغربی ممالک میں مذہب سے مُراد عموماً عیسائیت کے مختلف فرقے ہی ہوتے ہیں اس لئے پروفیسر ٹائن بی خاص طور پر عیسائیت کے اثرات کا تجزیہ کرکے ثابت کرتے ہیں کہ عقائد اور رسوم کا یہ مجموعہ جسے عیسائیت کا نام دیا جاتا ہے نہ صرف موجودہ دَور کے تقاضوں میں "زمانۂ قبل" کی چیز ہے بلکہ اِس کے نظام میں سائنس اور تحقیق کی قطعاً کوئی گنجائش نہیں۔ اس کے علاوہ آج دنیا جن بین الاقوامی تقاضوں کے دَور میں سے گزر رہی ہے اس میں ضروری ہے کہ جو مذہب بھی موجودہ سوسائٹی میں داخل ہو وہ مختلف طبائع کو سمجھے اور اس کے مطابق اس کے احکام میں ایسی لچک اور رواداری پیدا ہو کہ ہر شخص ہر ماحول میں اس کو اپنا سکے اور وہ یہ محسوس کرے کہ روحانی نظام کا یہ سلسلہ خاص اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقرر کردہ ہے وہ "اللہ" جو تمام بندوں کا خالق اور تمام قوموں کو مختلف حالات میں سے گزارنے والا ہے۔

اس نقطۂ نظر سے پروفیسر ٹائن بی جب تہذیب کے موجودہ دَور کا جائزہ لیتے ہیں اور پھر وہ عیسائیت کے ان اثرات کا جو اس مذہب کے ماننے والوں کے قلوب پر ہونے چاہئیں تجزیہ کرتے ہیں تو انہیں سخت مایوسی ہوتی ہے۔ وہ لکھتے ہیں:-

"عیسائیت کے عناصر خواہ کیسے ہی کیوں نہ ہوں وہ جیسے یورپ میں اس کی مقبولیت کی راہ میں رکاوٹ ہیں ویسے ہی غیر یورپی اقوام کے لئے بھی زبردست رکاوٹ ہیں۔ اس مذہب کی قبولیت کی راہ میں ایک بہت بڑی رکاوٹ تو "ذہنی" ہے یعنی اس کے عقائد میں بعض ایسی چیزیں بھی ہیں جو موجودہ سائنٹیفک حقائق سے ہرگز مطابقت نہیں رکھتیں۔ پھر بعض رکاوٹیں ایسی ہیں جو "اخلاقی دنیا" سے تعلق رکھتی ہیں۔ عیسائیت نے اپنی بقا اور فروغ کے لئے جن جنگوں میں حصہ لیا اور جو لڑائیاں لڑیں اُن میں اس نے ایسے مظالم اور ایسی بدنما حرکات کیں جو رواداری کی رُوح کو کچلنے والی ہیں اور یہ عدمِ رواداری کی روح وقتاً فوقتاً نہایت بدنما طریق سے ظاہر ہوتی رہی ہے سترھویں صدی میں عیسائیت کی دنیا نے اسی قسم کی تنگ نظری اور عدمِ رواداری کی روح کا مظاہرہ ایسے رنگ میں کیا کہ ہمیشہ کے لئے اپنی جگہ قلوب میں سے کھو دی۔ اور یہ منفی اثر رفتہ رفتہ اب یورپین سوسائٹی میں زیادہ سے زیادہ وسیع ہوتا جا رہا ہے۔"

یہ ہے وہ رائے جو مغرب کے ایک نہایت بے لاگ مفکّر نے عیسائیت کی جدوجہد کے بارے میں پیش کی ہے عیسائی پادریوں نے اور ان میں سے متعصب تذکرہ نویسوں نے متواتر یہ پراپیگنڈا کیا ہے کہ گویا نعوذ باللہ اسلام ایک جابر کی تلوار تھی جو طاقت کے نشہ میں منڈلاتی پھرتی تھی لیکن آج انہی میں سے ایک بلند پایہ عالم جو علمی دنیا میں نہایت اہم رتبہ کا مالک ہے کھلے اعلان یہ کہہ رہا ہے کہ عیسائیت کی تمام تاریخ رواداری اور انصاف کے جذبات سے بالکل خالی ہے

مجالس انصار اللہ ضلع لاڑکانہ کا تربیتی اجتماع

مجالس انصار اللہ ضلع لاڑکانہ کا سالانہ تربیتی اجتماع مورخہ ۱۲ مئی ۶۶ء بروز ہفتہ زیر صدارت مکرمی جناب الحاج صوفی محمد رفیق صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ خیرپور ڈویژن مسجد احمدیہ باڈہ مستن میں منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم و نظم کے بعد خاکسار نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک اقتباس سنایا۔ جس کے بعد مکرمی مولوی محمد عمر صاحب سندھی مربی سلسلہ عالیہ نے ہماری تعلیم کے موضوع پر سندھی زبان میں تقریر فرمائی اور مکرمی جناب مولوی غلام احمد فرخ مربی سلسلہ عالیہ نے "تربیت اولاد" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ بعدہٗ جناب مولوی عبد المالک خان صاحب فاضل نے اخوتِ اسلامی کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ پھر صدر جلسہ نے حج بیت اللہ اور اس کے تاثرات پر تقریر فرمائی۔ جملہ تقاریر پوری توجہ اور شوق سے سنی گئیں۔

دوسرا اجلاس زیر صدارت مکرمی جناب مولوی عبد المالک خان صاحب ۹ بجے شب منعقد ہوا۔ جس میں تلاوت و نظم کے بعد مکرمی مولوی غلام احمد صاحب فرخ مربی سلسلہ عالیہ نے سندھی زبان میں "حضرت مسیح موعود کی خدمتِ اسلام" کے موضوع پر ایک مبسوط تقریر فرمائی اس اجلاس میں غیر احمدیوں اور مستورات کی بھی خاصی تعداد موجود تھی۔ آخری تقریر مکرمی جناب مولوی عبد المالک خان صاحب کی تھی۔ اور یہ اجلاس ساڑھے دس بجے شب اختتام پذیر ہوا۔ صبح ۳ بجے مکرمی جناب مولوی غلام احمد کی اقتداء میں نماز تہجد ادا کی گئی۔ نماز فجر کے بعد مکرمی جناب عبد المالک خان صاحب نے درس قرآن کریم دیا اور مکرمی مولوی غلام احمد صاحب فرخ نے درس حدیث النبی صلعم دیا۔ بعد ازاں مکرمی جناب صوفی محمد رفیق صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ذکر حبیب کے موضوع پر ایمان افروز واقعات سنائے اور یہ اجلاس ۳۰-۶ بجے صبح اختتام پذیر ہوا۔

آخری اجلاس خاکسار کی زیر صدارت ۳۰-۸ بجے صبح شروع ہو کر ایک بجے بعد دوپہر تک رہا۔ جس میں تلاوت و نظم کے بعد درس کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام مکرمی جناب ناظم ضلع لاڑکانہ نے دیا۔ بعدہٗ تقریری مقابلہ ہوا۔ جس میں ۹ افراد نے حصہ لیا۔ پھر مکرمی مولوی محمد عمر صاحب سندھی مربی سلسلہ نے برکات خلافت پر سندھی زبان میں تقریر کی بعد ازاں مکرمی جناب ناظم ضلع لاڑکانہ نے احباب سے خطاب فرمایا۔ خاکسار نے انصار اللہ کی ذمہ داریوں کے موضوع پر تقریر کی جس میں وقف اولاد اور وقف وقت پر خاص زور دیا مکرمی جناب مولوی عبد المالک خان صاحب نے "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عشق حضرت رسول پاک صلعم سے" موضوع پر ایک گھنٹہ تقریر فرمائی اس کے بعد مکرمی امیر صاحب نے تقریری مقابلہ میں انعام کے مستحقین کو انعامات تقسیم فرمائے۔ پھر مکرمی جناب مولوی غلام احمد صاحب فرخ نے "احمدیت کے تقاضے اور ہم" کے موضوع پر سندھی زبان میں تقریر فرمائی جو بڑی توجہ سے سنی گئی۔ ایک بجے دوپہر دعا پر یہ بابرکت اجتماع اختتام پذیر ہوا الحمد للہ علیٰ ذالک۔

اس اجتماع میں ضلع لاڑکانہ کی مجالس کے علاوہ ضلع سکھر کی مجالس کے بھی احباب نے شرکت فرمائی۔ خورد و نوش کا انتظام بہت عمدہ تھا۔ اس کام میں ناظم صاحب لاڑکانہ صدر صاحب جماعت احمدیہ باڈہ مستن اور خدام نے جس تندھی خلوص اور ہمت سے کام کیا ہے وہ قابل مبارکباد ہیں۔ مکرمی مولوی محمد عمر صاحب مربی نے بھی بڑی جانفشانی سے اجتماع کی کامیابی میں سعی فرمائی۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔

خاکسار

(قریشی عبد الرحمٰن عفی اللہ عنہ
ناظم اعلیٰ انصار اللہ مجالس سابق سندھ)

مکرم عبد السبحان صاحب مرحوم آف مشرقی پاکستان

مکرم محمد عمر بشیر احمد صاحب چنیوٹ

کچھ عرصہ ہوا میرے دوست مکرم محمد عبد السلام صاحب انسپکٹر پولیس سے ملاقات ہوئی۔ میں نے ان سے ڈھاکہ اور مشرقی پاکستان کی احمدی جماعتوں کے حالات معلوم کئے۔ جب میں نے ان سے ان کے والد محترم عبد السبحان صاحب (جو خود بھی انسپکٹر پولیس کے عہدہ سے ریٹائرڈ ہوئے تھے) دریافت کیا تو یہ معلوم کرکے ازحد افسوس اور صدمہ ہوا کہ وہ تو عرصہ ڈھائی سال کا ہوا کہ اپنے خالق حقیقی سے جا ملے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم کا شمار بنگال کے پرانے احمدیوں میں سے ہوتا تھا اور جماعت کی ہر تقریب پر شامل ہونا انہوں نے اپنا معمول بنا لیا تھا۔ ان کی وفات کا سنکر مجھے ایک دھکہ سا لگا۔ وہ سچے عاشق احمدیت تھے۔ جہاں بھی بسلسلہ ملازمت جاتے۔ پہلی کوشش یہی ہوتی کہ جماعت کے کسی دوست سے ملوں۔ نماز بڑی سنوار کر پڑھا کرتے تھے۔ دوسروں کو بھی اس کی بڑی تاکید کیا کرتے تھے۔ دوران ملازمت جہاں بھی جانا پڑا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے نہایت کامیاب تبلیغ کی۔ ڈھاکہ میں قبل از تقسیم ہند جب متعین تھے۔ والہانہ تبلیغ کیا کرتے تھے۔ آپ کی ہی مساعی سے مکرم حکیم عبد الباری صاحب والد مکرم محمد سلیمان صاحب سلسلہ میں داخل ہوئے تھے۔

مولوی عبد السبحان صاحب ۱۸۸۸ء میں پیدا ہوئے عالم جوانی میں ۱۹۱۰ء میں بیعت کی۔ آپ موصی بھی تھے ۱۲ دسمبر ۱۹۶۳ء بروز ہفتہ صبح چھ بجے اپنے بڑے بیٹے عبد السلام صاحب کے مکان پر ڈھاکہ میں وفات پائی آپ کا جنازہ مکرم مولوی محمد صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ مشرقی پاکستان نے پڑھا۔ اور آپ کو ڈھاکہ میں امانتاً دفن کیا گیا۔

آپ نے پولیس ڈیپارٹمنٹ میں تیس سال تک ملازمت کی۔ ملازمت کے بعد اپنے وطن گانجعند ضلع رنگپور میں مستقل رہائش اختیار کی۔ اپنے علاقہ میں بڑے ہر دلعزیز تھے۔ رفاہی کاموں میں خوب حصہ لیا کرتے تھے۔ انہی وجوہ کی بناء پر حکومت نے آپ کو آنریری مجسٹریٹ مقرر کیا۔ آپ کے چار لڑکے ہیں۔ مکرم ڈپٹی خلیل الرحمٰن صاحب خادم آپ کے داماد ہیں۔ آپ کے بڑے لڑکے عبد السلام صاحب انسپکٹر پولیس خان بہادر ابو ہاشم خان صاحب مرحوم کے داماد ہیں۔ آپ کو ہومیوپیتھی طریق علاج میں بڑا شغف تھا۔ آپ کو ادب سے بھی بڑا لگاؤ تھا۔ متعدد انگریزی کتب تصنیف کیں۔

اس کے علاوہ اخبارات میں متعدد موضوعات پر مضامین لکھے۔ ملازمت کے دوران دیانتداری کا اعلیٰ نمونہ قائم کیا۔ سلسلہ کے کاموں میں ہمیشہ پیش پیش رہتے۔ جلسوں میں ضرور شریک ہوا کرتے۔ اللہ تعالیٰ پر بڑا توکل تھا۔ ایک مرتبہ جب آپ موسمی رخصت پر دارجلنگ تشریف لائے۔ ان کے لڑکے نے وہاں گھوڑ سواری کی شہر میں گھوڑا تیز دوڑانے پر پابندی تھی۔ پولیس نے پکڑ لیا۔ وہاں ان دنوں ایک احمدی دوست خان بہادر ڈاکٹر چوہدری عبد العزیز صاحب آنریری مجسٹریٹ تھے لڑکا ان کے پاس سفارش کے لئے گیا۔ جب ان کو پتہ لگا تو سخت ناراض ہوئے اور کہنے لگے کہ تم کیوں نہ اس بڑے خانبہادر کے پاس گئے جو ریسے سینکڑوں خان بہادر بنایا کرتا ہے۔ یعنی کیوں نہ تم اللہ تعالیٰ کے آگے گڑگڑائے غرض آزمائش کے موقع پر بھی توکل کو ہاتھ سے کبھی نہ جانے دیا۔ جب زمینداری پر حکومت کا قبضہ ہوا۔ تو بھی آپ نے صبر و قناعت کو نہ چھوڑا اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے اور ان کے درجات بلند کرے اور ان کی اولاد کو اپنے والد کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

اعلان دار القضاء

مکرم منشی عزیز احمد صاحب مرحوم ابن مکرم میاں سلطان احمد صاحب مرحوم (درویش قادیان) کے مندرجہ ذیل ورثاء نے درخواست دی ہے کہ ایک کنال اراضی جو قطعہ ۱۳ واقع دار الصدر ربوہ میں مکرم میاں سلطان احمد مرحوم کے نام الاٹ شدہ ہے وہ مرحوم میاں سلطان احمد صاحب کے تین بیٹوں (مکرم بشیر احمد صاحب مکرم نذیر احمد صاحب اور مکرم منیر احمد صاحب) کے نام منتقل کر دی جائے۔ ہمیں کوئی اعتراض نہیں۔

(۱) محترمہ رضیہ بیگم صاحبہ بیوہ منشی عزیز احمد صاحب مرحوم (۲) مکرم داؤد احمد صاحب (۳) مکرم مسعود احمد صاحب (۴) مکرم محمود احمد صاحب (۵) ودود احمد صاحب (۶) مبشر احمد صاحب پسران (۷) محترمہ مسعودہ بیگم صاحبہ (۸) محترمہ ناصرہ بیگم صاحبہ (۹) رشیدہ دراشدہ صاحبہ تنویر الاسلام صاحبہ دختران منشی عزیز احمد صاحب مرحوم۔

علاوہ ازیں مکرم میاں سلطان احمد صاحب مرحوم کی تین دختران محترمہ سکینہ بیگم صاحبہ زوجہ ماسٹر محمد مولاداد صاحب۔ محترمہ عائشہ بیگم صاحبہ بیوہ مولوی سلطان علی صاحب مرحوم آف بہڑ دیچی اور محترمہ فاطمہ بیگم صاحبہ زوجہ ماسٹر فضل الدین صاحب) نے بھی یہی بیان دیا ہے۔ جس پر مکرم ماسٹر محمد مولاداد صاحب اور مکرم ماسٹر فضل الدین صاحب نے تصدیق کی ہوئی ہے۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو بیس یوم تک اطلاع دی جائے۔

ناظم دار القضاء

مخلصینِ جماعت کے حق میں

تین دعائیں

جن پر ہر فردِ جماعت کو آمین کہنا چاہیئے

(فرمودہ سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

۱۔ "اگر تمہیں ابھی تک تحریک جدید میں حصہ لینے کی توفیق نہیں ملی تو اللہ تعالیٰ تمہیں حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور تمہارے دلوں کی گرہوں کو کھول دے۔

اور

۲۔ اگر تمہیں اللہ تعالیٰ نے اس میں حصہ لینے کی توفیق دی ہے۔ لیکن تم نے اپنی حیثیت کے مطابق اس میں حصہ نہیں لیا تو اللہ تعالیٰ تمہیں ثباتِ ایمان عطا فرمائے تا تم اپنی حیثیت کے مطابق اس میں حصہ لے سکو

اور

۳۔ اگر تم نے اس میں حصہ لیا تھا اور اپنی حیثیت کے مطابق لیا تھا۔ لیکن کسی شامتِ اعمال کی وجہ سے یا کسی مجبوری کی وجہ سے تم اپنا وعدہ پورا نہیں کر سکے تو اللہ تعالیٰ تمہاری شامتِ اعمال اور مجبوریاں دور کر دے اور تمہیں اپنا وعدہ پورا کرنے کی توفیق بخشے۔"

آمین یا ربّ العٰلمین۔ (وکیل المال اوّل تحریک جدید)

مجالس خدام الاحمدیہ کی توجہ کیلئے

تمام مجالس خدام الاحمدیہ خصوصاً ایسی مجالس جو شعبہ خدمتِ خلق کے متعلق تفصیلی رپورٹ نہیں بھجواتیں مندرجہ ذیل امور کے متعلق تفصیلی رپورٹ بھجوایا کریں۔ رپورٹ حاصل کرنے کا طریق یہ ہے کہ شروع مہینہ میں تمام خدام کو اپنے تفصیلی پروگرام سے مطلع کر دیا جائے۔ اور پھر مہینہ کے آخر میں انفرادی طور پر ہر خادم سے تحریری رپورٹ حاصل کی جائے

۱۔ تقاریر کے ذریعہ خدام کو خدمتِ خلق کی طرف توجہ دلائی جائے۔

۲۔ بیماروں کی تیمارداری کی جائے ہسپتال میں وفود بھجوائے جائیں۔

۳۔ مریضوں کی مفت طبی امداد کی جائے۔

۴۔ معذور لوگوں اور مستورات کا سودا سلف بازار سے لا کر دیا جائے۔

۵۔ غرباء و مساکین کی امداد کی جائے۔

۶۔ بیکار لوگوں کے کوائف اکٹھے کر کے ان کی ملازمت کے لئے کوشش کی جائے۔

۷۔ غریب طلباء کو مفت تعلیم دی جائے۔ ان کے لئے مفت کتب مہیا کی جائیں۔

۸۔ ہنگامی حالات۔ طوفان۔ سیلاب۔ جنگ کے موقع پر حکومت کے ساتھ بھرپور تعاون کیا جائے۔

۹۔ یونین کونسلوں اور رفاہی اداروں سے رابطہ قائم کر کے خدمتِ خلق کے امور سرانجام دئے جائیں۔

۱۰۔ بسوں میں بیٹھنے کے لئے معذوروں اور بوڑھوں کو جگہ دی جائے۔

۱۱۔ راستوں سے تکلیف دہ چیزیں پتھر وغیرہ دور کئے جائیں۔

۱۲۔ جانوروں کے ساتھ ہمدردی کا سلوک کیا جائے۔

(مہتمم تربیت خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ایک الوداعی تقریب

مورخہ ۲۰ مئی کو ۸ بجے شب مکرم مولوی عبدالمنان صاحب شاہد مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے تبادلہ ملتان پر ان کے اعزاز میں ایک الوداعی تقریب منعقد کی گئی۔ جس میں سرکردہ غیر از جماعت احباب بھی شریک ہوئے۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد خاکسار نے مکرم مولوی عبدالمنان صاحب موصوف کی دینی خدمات کا اعتراف کرنے کے بعد رواداری کی اہمیت واضح کی۔ اسکے بعد مکرم مولوی صاحب موصوف نے ایک مؤثر تقریر فرمائی۔ خدا کے فضل و کرم سے تمام احمدی اور غیر احمدی دوست بہت محظوظ ہوئے۔

(خاکسار ماسٹر احمد علی احمدی امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع مظفر گڑھ)

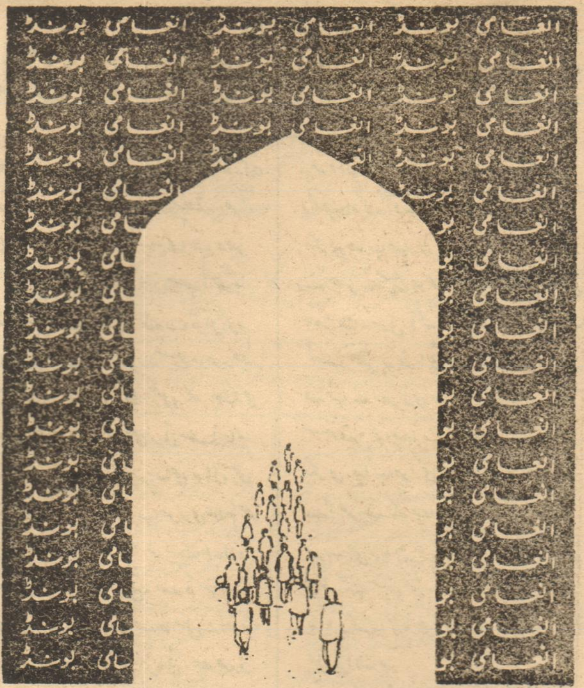

خوش نصیبی کا راستہ

جب آپ انعامی بونڈ خرید کر اس راستہ پر گامزن ہوں گے تو یہ راستہ آپ کو خوش نصیبی کی منزل کی طرف لے جائے گا۔

دس روپے کے انعامی بونڈ کے ہر سلسلہ پر ۱۳۶ انعامات (۲۰۰۰۰ روپے سے لیکر ۱۰۰ روپے تک) سال میں چار مرتبہ دئے جاتے ہیں۔ دس روپے کے تمام انعامی بونڈ جو ۴ جون تک خریدے جائینگے ۵ جولائی ۱۹۶۶ء کو منعقد ہونے والی قرعہ اندازی میں شریک ہو سکیں گے۔ ہر سلسلہ کے زیادہ سے زیادہ بونڈ خریدئیے اور انہیں اپنے پاس رکھئیے قسمت آپکا ساتھ دیگی یاد رکھئیے انعامی بونڈ خریدنے میں نفع کے بہت امکانات ہیں۔ نقصان کی مطلق گنجائش نہیں۔

انعامی بونڈ

وطن کی خوشحالی اور ترقی کیلئے

بچت کیجئے

تمام منظور شدہ بینکوں اور ڈاکخانوں سے دستیاب ہیں

ایک ضروری اعلان

جو دوست بید سے کرسی بننا سیکھنا چاہتے ہوں اور اسی طرح فرنیچر پالش کرنا سیکھنا چاہتے ہوں۔ وہ مجھے ملیں۔ یہ دونوں کام ایسے ہیں کہ سیکھنے کے لحاظ سے جلد آجاتے ہیں۔ اور بطور پیشہ انہیں اختیار کرنا بھی کافی فائدہ مند ہے۔ اس سے قبل بھی الفضل میں اعلان کیا گیا تھا۔ لیکن اس کی طرف بہت کم توجہ دی گئی ہے۔ میٹرک کے امتحانات سے فارغ ہونے والے طلبہ کے لئے یہ ایک نادر موقع ہے۔ اس طرح جو دوست بیکار ہیں وہ بھی اس طرف خاص توجہ دیں بڑے شہروں میں ان دونوں پیشوں کی کافی مانگ ہے۔

(مہتمم صنعت و حرفت خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواست دعا: ۱۔ میرے دو چھوٹے بھائی محمد شفیع اللہ خان اور محمد اقبال ولی اللہ علی الترتیب بی۔ ایس سی آنرز ایگریکلچر فائنل اور انجینئرنگ فرسٹ ایئر کے امتحانات پشاور یونیورسٹی سے دے رہے ہیں (۲) میرے چھوٹے بھائی صابر احمد خلیل نے اسسٹنٹ ڈائریکٹر کی آسامی کیلئے جیالوجیکل سروے آف پاکستان کو درخواست دی ہے۔ تینوں بھائیوں کی نمایاں کامیابی کے لئے درویشان قادیان اور احباب جماعت سے درخواست دعا ہے۔ (محمد احمد شاہ خلیل انسپکٹر بیت المال ربوہ)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ!

کیلی فورنیا - ۳ جون - کل امریکہ اور برطانیہ میں کروڑوں افراد نے ٹیلی ویژن پر چاند کی تصاویر دیکھیں جو امریکی خلائی طیارہ سرویئر نے کل صبح آہستہ سے چاند کی سطح پر اترنے کے بعد ارسال کی ہیں۔ خلائی طیارہ چاند کے جس علاقہ میں اترا ہے وہ مقررہ مقام سے دس میل سے بھی کم دور ہے۔

کیلی فورنیا میں جیٹ پراپلیشن لیبارٹری کے پرواز کے کنٹرول مرکز میں چاند پر خلائی طیارے کے کامیابی سے اترنے کا اعلان ہوا تو مرکز میں موجود سائنسدانوں نے پر جوش نعروں سے اس کا خیر مقدم کیا۔

امریکہ کے ٹیلی ویژن نشریات کے سلسلہ میں جو پہلی تصویر دکھائی گئی وہ خود سرویئر کے ایک حصہ کی تھی جو چاند کی سطح پر اپنی تین ٹانگوں پر کھڑا تھا۔ تصویر صاف اور عمدہ تھی۔ دوسری تصویر اس سے بھی صاف اور عمدہ تھی جس میں چاند کی ابھری ہوئی سطح دکھائی گئی تھی۔ خلائی طیارہ کے کیمرہ کا ایک حصہ بھی تصویر میں نمایاں تھا۔

ایک ٹن وزن کا کیمرہ بردار سرویئر پیر کے روز ایک طاقتور اٹلس راکٹ کے ذریعہ اڑایا گیا تھا۔ وہ وقت مقررہ پر مغربی پاکستان کے وقت کے مطابق کل گیارہ بج کر سترہ منٹ پر بحر طوفان کے علاقہ میں چاند کی سطح پر آہستہ سے اتر گیا۔ اور فوراً چاند کی سطح کے ان حصوں کی ٹیلی ویژن تصویریں زمین پر بھیجنا شروع کر دیں جو خلائی طیارہ کے کیمرہ سے دکھائی دے رہے تھے۔

لاہور ۳ جون - معلوم ہوا ہے کہ صدر نے ہدایت کی ہے کہ دیہات میں زرعی آلات، ٹریکٹر وغیرہ کی مرمت کے انتظامات کو بہتر بنانے کی جانب توجہ دی جائے اور ایسے ملازموں کو جو لوہار ہیں کونسلوں کی سطح پر اس طرح منظم کیا جائے کہ ان لوہاروں کی بھٹیاں زرعی آلات کی مرمت کے لئے ورکشاپوں کا کام دے سکیں جیکہ بنیادی جمہوریت کے ایک ترجمان کی اطلاع کے مطابق حکومت مغربی پاکستان نے تمام ڈویژنل کمشنروں کو احکام جاری کر دیئے ہیں جن میں کہا گیا ہے کہ صدر ایوب کی ہدایت پر فوری طور پر عمل درآمد کیا جائے۔ اور ایسی ورکشاپیں قائم کرنے کا فوری انتظام کیا جائے۔

اس مقصد کے حصول کے لئے محکمہ بنیادی جمہوریتوں نے لوہاروں کو ٹیوب ویل اور ٹریکٹروں وغیرہ کی مرمت کی تربیت دینے کا ایک جامع منصوبہ تیار کیا ہے۔ ان کو ٹریکٹر وغیرہ چلانے کی بھی تربیت دی جائے گی۔

نیویارک ۳ جون - ہیوی ویٹ باکسنگ کے عالمی چیمپئن محمد علی نے اس امر کی تصدیق کر دی ہے کہ وہ جون کے باکسر کارل ملڈنبرگ سے مقابلہ کریں گے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ وہ لائٹ ہیوی ویٹ چیمپئن جوز ٹورس سے مقابلہ کرنے میں کوئی عار نہیں سمجھتے

محمد علی کل قاہرہ سے نیویارک پہنچنے کے بعد اخبار نویسوں سے گفتگو کر رہے تھے۔ انہوں نے امریکی حکام کی طرف سے فوج میں شامل ہونے کے احکامات کے بارے میں کوئی تبصرہ کرنے سے انکار کر دیا ہے

ڈھاکہ :۔ ۳ جون - روس کے پارلیمانی وفد کے سربراہ مسٹر مزروف نے امید ظاہر کی ہے کہ ان کے دورہ سے پاکستان سے دونوں ملکوں کی دوستی کو مزید تقویت ملے گی۔

مسٹر مزروف نے مشرقی پاکستان کے چار روزہ دورہ پر پہنچنے کے بعد اخبار نویسوں سے بات چیت کر رہے تھے۔ انہوں نے بتایا کہ وہ پاکستان کی مہمان نوازی اور خلوص سے بڑے متاثر ہوئے ہیں۔

کلکتہ ۳ جون - مشرقی بھارت میں گزشتہ تین ہفتے سے گرمی کی جو شدید لہر آئی ہوئی ہے اس سے ۱۵ افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔

کیا آپ غیر احمدی احباب تک

جماعت کا پیغام پہنچا رہے ہیں؟

غیر از جماعت افراد کو حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود کے پیغام سے واقف کرانے کے لئے حضور علیہ السلام کا منظوم کلام نہایت مفید ہے۔ اسی مقصد کے پیش نظر ادارہ ھذا نے انگریزی خوان طبقے کے لئے حضور علیہ السلام کے اشعار کا انگریزی نظم میں ترجمہ کرایا ہے۔ مترجم جناب صوفی عبدالقدیر نیاز ہیں۔

قیمت دس روپے صرف۔

ملنے کا پتہ:۔ ریویو آف ریلیجنز۔ ربوہ

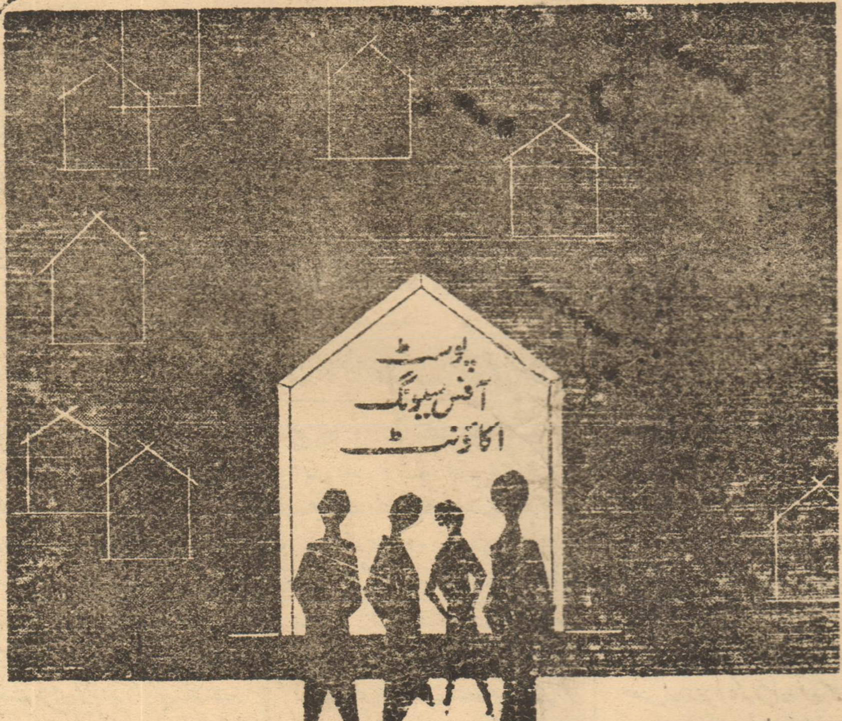

اپنے آس پاس اپنا بینک

جی ہاں، پوسٹ آفس سیونگ بینک کی ملک بھر میں ۹۰۰۰ شاخیں آپکے گھر یا دفتر کے آس پاس آپکی خدمت کیلئے موجود ہیں۔ آپ صرف دو روپے سے حساب کھول سکتے ہیں۔ اس کے بعد ایک روپیہ کی رقم تک جمع کروا سکتے ہیں یا نکلوا سکتے ہیں۔ ایک بڑے ڈاک خانہ کی حدود میں ہر چھوٹے ڈاک خانہ سے رقم نکلوانے کی سہولت بھی مہیا ہے۔ عام حسابات پر ساڑھے تین فیصد اور ایک، دو یا تین سال کیلئے جمع کی ہوئی رقم (فکسڈ ڈپازٹ) پر چار، ساڑھے چار اور پانچ فیصد تک سالانہ منافع ملتا ہے منافع پر انکم ٹیکس معاف۔

پوسٹ آفس
سیونگز بینک

اپنے مستقبل کیلئے
بچت کیجئے
اپنے وطن کے لئے

PRESTIGE D.F.P. 457/66

خلیفۂ وقت کی بیعت کرنا لازم اور فرض ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا صریح ارشاد

بعض لوگ اس غلط فہمی میں مبتلا ہوتے ہیں کہ نبی کی بیعت کے بعد ہمیں ضرورت نہیں کہ ہم خلفاء کی بیعت کریں یا ایک خلیفہ کے بعد دوسرے خلیفہ کی بیعت کریں۔ دراصل اس نظریہ کی بنیاد ایک رنگ کا تکبر ہوتا ہے جس کی وجہ سے انسان حق سے دور ہوتا جاتا ہے۔ غیر مبائعین کی ٹھوکر کی بھی یہی وجہ تھی کہ وہ بیعت خلافت سے منکر تھے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل مولانا نورالدین رضی اللہ عنہ نے خلیفۂ وقت کی بیعت کو لازم اور فرض قرار دیا ہے لکھا ہے کہ:-

"ایک صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں لکھا کہ کیا آپ کی بیعت لازم اور فرض ہے؟ فرمایا کہ جو حکم اصل بیعت کا ہے وہی فرع کا ہے کیونکہ صحابہ کرامؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دفن کرنے سے پہلے اس بات کو مقدم سمجھا اور کیا کہ خلیفہ کے ہاتھ پر بیعت کریں۔" (بدر ۳ مارچ ۱۹۱۰ء صفحہ ۹)

پس ہر خلیفہ کی بیعت لازم اور فرض ہے اور اس بارے میں کسی قسم کا تردد یا انقباض یا تاخیر روا نہیں۔

(خاکسار ابوالعطاء جالندھری)

ولادت

مکرم جمعدار عبداللہ خان صاحب آف ڈسکہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے چار لڑکیوں کے بعد فرزند عطا فرمایا ہے احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو اپنے فضل سے صحت و عافیت کے ساتھ عمر دراز عطا فرمائے نیک صالح خادم دین اور ملبند اقبال بنائے آمین

ملک غلام نبی
پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ڈسکہ

اعلان

خاکسار کے بھائی کو ایک عدد بالی سونے کی ریلوے لائن کے پاس سے گری ملی ہے۔ جن صاحب کی ہو وہ نشانی بتا کر خاکسار سے لے لیں

محمد اسحاق
کارکن فضل عمر ہسپتال ربوہ

خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر اہتمام

تیرھویں مرکزی تربیتی کلاس کا افتتاح

طلباء سے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا پُرمعارف افتتاحی خطاب

ربوہ ۴ رجون۔ کل شام سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر اہتمام منعقد ہونے والی تیرھویں مرکزی تربیتی کلاس کا ایک پُرمعارف خطاب اور اجتماعی دعا سے افتتاح فرمایا۔ یہ تربیتی کلاس جس میں مغربی پاکستان کی مجالس خدام الاحمدیہ کے ۶۰ سے زائد نمائندہ خدام شرکت کر رہے ہیں ۱۸ رجون تک جاری رہے گی۔ یہ ایام ایک خاص پروگرام کے مطابق گزاریں گے۔ اس میں پنجگانہ باجماعت نمازوں کی ادائیگی، نماز تہجد، تلاوت قرآن کریم اور ذکر الٰہی کے علاوہ قرآنی علوم، احادیث، کتب حضرت مسیح موعودؑ، فلسفۂ اسلام، کلام، ردّ عیسائیت، قواعد عربی، موازنۂ مذاہب اور طبی امداد کی تعلیم دی جائے گی۔ مزید براں اہم علمی اور دینی موضوعات پر علماء سلسلہ کی سلسلہ وار تقاریر ہوں گی۔ کلاس خدام الاحمدیہ کے زیر تکمیل ہال میں منعقد کی جا رہی ہے۔

کل سوا چھ بجے شام کے قریب حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کے تشریف لانے پر محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ اور مرکزی منتظمین نے حضور کا استقبال کیا۔ اطفال الاحمدیہ کے ایک گروپ نے جو صف بستہ ایستادہ تھے اھلاً و سھلاً و مرحبا کہہ کر سلامی پیش کرنے کی سعادت حاصل کی۔ حضور کے ہال میں تشریف لانے پر کلاس میں شامل طلباء اور جملہ دیگر حاضرین نے احتراماً کھڑے ہو کر حضور کا استقبال کیا۔ حضور کے کرسی صدارت پر رونق افروز ہونے کے بعد افتتاحی تقریب کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ جو مکرم مرزا لطف الرحمٰن صاحب معتمد مجلس مرکزیہ نے کی۔ بعدہٗ حضور نے خدام سے ان کا عہد دہرایا۔ عہد سے فارغ ہونے کے بعد حضور نے افتتاحی خطاب فرمایا حضور نے تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ ہر کام بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ کر شروع کرنا چاہیئے حضور صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ارشاد کی تعمیل میں میں تربیتی کلاس کا افتتاح بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سے کرتا ہوں۔ اس کے بعد حضور ایدہ اللہ نے نصف گھنٹہ تک بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کی نہایت ہی لطیف اور پُرمعارف تفسیر بیان فرمائی بعد ازاں حضور نے ایک پُرسوز اجتماعی دعا کرائی۔ اس طرح اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعاؤں کے ساتھ کلاس کا افتتاح عمل میں آیا۔

دعا سے فارغ ہونے کے بعد حضور نے کلاس میں شامل طلبہ کو نصیحت فرمائی کہ وہ یہ ایام اس طرح گزارنے کی کوشش کریں کہ ان کا ایک لمحہ بھی ضائع نہ ہو۔ حضور نے فرمایا کہ قرآن مجید کا زیادہ سے زیادہ علم حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ اور حصول علم کے ساتھ ساتھ اس بات کے لئے بھی ساعی ہوں کہ جو علم آپ نے حاصل کیا ہے اس سے آپ خود اور آپ سے تعلق رکھنے والے فائدہ اٹھائیں کسی نیک بات کا سن لینا اور پھر اسے اپنی زندگیوں میں اثر انداز نہ ہونے دینا محض فضول ہے کیونکہ عمل کے بغیر محض علم قطعاً سود مند ثابت نہیں ہو سکتا۔ پس اس نیت سے قرآنی علوم سیکھیں کہ آپ کو بھی اور آپ کے ذریعہ دوسروں کو بھی زیادہ سے زیادہ فائدہ پہنچے۔

حضور نے خدام الاحمدیہ کو ہدایت فرمائی کہ وہ اس امر کا خاص اہتمام کریں کہ ہر خادم کو وفات مسیح، مقام نبوت، اور جملہ دیگر مسائل کے متعلق کم از کم ایک بنیادی دلیل پوری جامعیت کے ساتھ ازبر یاد ہو۔ اگر ہر مسئلہ سے متعلق ایک ایک دلیل ہر خادم کو جملہ تفاصیل کے ساتھ اس طرح یاد ہو جائے کہ وہ اس پر پوری طرح حاوی ہو تو یہ امر جہاں ان کے لئے بلحاظ کیفیت ازدیاد علم کا موجب ہوگا۔ وہاں انہیں اصلاح و ارشاد کا فریضہ خوش اسلوبی سے ادا کرنے کے قابل بنا دے گا۔

اس پُرمعارف اور نہایت بیش قیمت نصائح پر مشتمل خطاب سے خدام کو نوازنے کے بعد سات بجے شام کے قریب حضور واپس تشریف لے گئے۔

افتتاحی تقریب کے بعد سے تربیتی کلاس پروگرام کے مطابق جاری ہے اور انشاء اللہ العزیز ۱۸ رجون تک جاری رہے گی۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴